© rasailojaraid.com

ترتیبِ مصحف ایک جائزہ

از :- سید ظفر علی، دارالسلام عمر آباد

دوسری قسط

شاید اسی کی طرف حضرت ابن عباسؓ کی وہ حدیث ہے جس کی تخریج امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان اور حاکم نے کی ہے۔

قلت لعثمان ما حملكم على ان عمدتم الى الانفال وهي من المثاني والى براءة وهي من المئين ولم تكتبوا بينهما سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتموها في السبع الطوال؟

فقال عثمان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم تنزل عليه السور ذوات العدد فكان اذا انزل عليه شيء دعا بعض من يكتب فيقول ضعوا هذه الآيات في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا وكانت الانفال من اوائل ما نزل بالمدينة وكانت براءة آخر من القرآن نزولا وكانت قصتها شبيهة بقصتها فظننت انها منها فقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يبين لنا انها منها فمن اجل ذالك قرنت بينهما ولم اكتب بينهما سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتها في السبع الطوال۔[1]

ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ سے پوچھا کہ سورہ انفال مثانی میں اور سورۂ براۃ مئین میں سے ہے آپ نے دونوں کو ملا دیا اور سبع طوال میں شامل کر دیا۔ اور ان کے درمیان بسم اللہ کے ذریعہ حدِ فاصل بھی قائم نہیں کی؟

حضرت عثمان نے کہا کہ سورہ انفال مدینہ میں سب سے پہلے اتری تھی اور سورہ براۃ سب سے اخیر سورۃ ہے

[1] مناہل العرفان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۲۴۷۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن دونوں کے واقعات ملتے جلتے ہیں اس لئے میں نے سمجھا کہ دونوں ایک ہی سورہ ہیں لیکن چونکہ آنحضرتؐ نے اس کے متعلق کوئی تصریح نہیں فرمائی تھی۔ اس لئے میں نے دونوں کو پاس پاس لکھا اور بیچ میں بسم اللہ نہیں لکھی۔ اور اسے سبع طوال میں شامل کردیا۔

ابن فارس کا یہ قول ان ہی حضرات کے حق میں جاتا ہے۔

"قال ابن الفارس جمع القرآن علی ضربین احدھما تالیف السور کتقدیم السبع الطول وتعقیبھا بالمئین فھذا وھو الذی تولتہ الصحابۃ واما الجمع الآخر وھو جمع الآیات فی السور فھو توفیقی تولاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما اخبرہ جبریل عن امر ربہ"۔ [۱]

"ابن فارس کا بیان ہے کہ جمع قرآن کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سورتوں کی ترتیب جیسے سبع طوال کو مقدم رکھنا اس کے بعد مئین والی سورتوں کو اور یہ کام صحابہ کرام کے ہاتھوں سے ہوا۔ ایسی دوسری قسم کی سورتوں میں آیات کی ترتیب تو یہ توفیقی ہے نبیؐ نے اللہ کے حکم سے حضرت جبریل کی رہنمائی میں اس کی ترتیب دی۔"

ان حضرات کی تیسری دلیل یہ ہے کہ عہد عثمان میں جمع و ترتیب قرآن سے پہلے صحابہ کے مصاحف مختلف تھے۔ اگر ترتیب سور توفیقی ہوتی تو پھر مصاحف کے اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں رہتی [۲] جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت علی، حضرت ابی بن کعب وغیرہ کے مصاحف مصحف عثمان کی ترتیب سے مختلف تھے۔ ابن ندیم نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی ترتیب کو اسطرح بیان کی ہے :۔

بقرہ، نساء، آل عمران، المص، انعام، مائدہ، یونس، برأۃ۔ نحل، ہود، یوسف بنی اسرائیل انبیاء، مومنون، شعراء، صافات، احزاب، قصص، نور، انفال، مریم، عنکبوت، روم، الم [۳]

حضرت علی نے اپنے مصحف میں نزولی ترتیب کو ملحوظ رکھا تھا، حافظ ابن حجر لکھتے ہیں :۔

---

[۱] اتقان نوع ۱۸۔ [۲] مناہل العرفان ص ۳۴۶

[۳] کتاب الفہرست ص ۱۳۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ویقال ان مصحف علی کان علی الترتیب النزول اوله اقرأ ثم المدثر ثم نون والقلم ثم المزمل ثم تبت ثم تکویر ثم سبح وھکذا الی آخر المکی والمدنی[1]

دوسرا قول ابن عطیہ کا ہے۔ ان کے متعلق علامہ زرکشی "برہان" میں لکھتے ہیں۔

"مال الیه القاضی ابو محمد بن عطیة ان کثیرا من السور کان قد علم ترتیبه فی حیاته کالسبع الطوال والحوامیم والمفصل واشاروا الی ما سوی ذلک یمکن ان یکون فرض الامر فیه الی الامة بعده"[2]

قاضی ابو محمد ابن عطیہ اس قول کی طرف گئے ہیں کہ سورتوں کی ترتیب نبیؐ کی حیات مبارکہ ہی میں ہو چکی تھی جیسے سبع طوال۔ حوامیم اور مفصل وغیرہ اس کے علاوہ جو چند سورتیں ہیں ممکن ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے صحابہ کے اجتہاد پر چھوڑ دیا ہو۔

ابو جعفر بن زبیر کا مندرجہ ذیل قول ابن عطیہ کے قول کی تائید کرتا ہے۔

"وقال ابو جعفر بن الزبیر: الآثار تشهد باکثر مما نص علیه ابن عطیة ویبقی منها قلیل یمکن ان یجری فیه الخلاف کقوله اقرؤا الزهراوین البقرة وآل عمران رواه مسلم وکحدیث سعید بن خالد قرأ صلی اللہ علیه وسلم بالسبع الطوال فی رکعة رواه ابن ابی شیبة فی مصنفه وروی البخاری عن ابن مسعود انه قال فی بنی اسرائیل والکهف ومریم وطٰه الانبیاء انهن من العتاق الاول وهن من تلادی فذکرها نسقا کما استقر ترتیبها"

ابو جعفر زبیر کہتے ہیں کہ اکثر احادیث ابن عطیہ کے قول کی شہادت دے رہی ہیں اور جو تھوڑی سورتیں رہ جاتی ہیں ان میں اختلاف کا امکان ہے اس کے دلائل یہ ہیں۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا تم زہراوین یعنی بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کرو اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح حضرت سعید بن خالد کی حدیث ہے کہ اللہ کے نبی نے ایک ہی رکعت میں سبع طوال کی تلاوت کرلی۔ ابن شیبہ کے مصنف میں یہ روایت ہے۔ امام بخاری حضرت ابن مسعودؓ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے بنی اسرائیل کہف

---

[1] مقالات شبلی ج ۱ ص ۱۱ بحوالہ فتح الباری ج ۹ ص ۳۸

[2] بدر الدین زرکشی البرہان فی علوم القرآن نوع ۱۴ والاتقان نوع ۱۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

...نے اور انبیاء ان سورتوں کے متعلق فرمایا کہ یہ عتاق اُولیٰ میں سے ہیں۔

"وفی صحیح البخاری انہ کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیہما فقرأ قل ھو اللہ احد والمعوذتین"۔[1]

اور صحیح بخاری میں یہ بھی روایت ہے کہ ہر رات جب آپ بستر پر تشریف لاتے اپنی ہتھیلی کو ...ستے۔ سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر پھونک لیتے۔

علامہ زرقانی ابن عطیہ کے اس قول کے متعلق رقمطراز ہیں۔

"وقد ذھب الی ھذا الرأی فطاحل من العلماء ولعلہ امثل الآراء لانہ وردت ...دیث تفید ترتیب البعض وخلا البعض الآخر بما یفید التوقیف بل وردت آثار ...رم بان الترتیب فی البعض کان عن اجتھاد کالحدیث المروی عن ابن عباس"۔[2]

اور اس قول کی طرف علماء کی ایک کثیر جماعت گئی ہے۔ اس لئے کہ بعض حدیثیں ایسی ہیں جو ...ب پر دلالت کرتی ہیں لیکن اس کے علاوہ حدیثیں ترتیب کا فائدہ نہیں پہونچا رہی ہیں بلکہ چند ...ثیں ایسی ہیں جو اس بات پر وضاحت کرتی ہیں کہ بعض سورتوں کی ترتیب صحابہ کرام کی طرف سے ہوئی ...جیسے حضرت ابن عباسؓ کی حدیث اس پر دال ہے۔

اسی ضمن میں امام بیہقی کی وہ رائے بھی آجاتی ہے کہ سوائے سورۂ براءۃ اور انفال کے تمام ...توں کی ترتیب توقیفی ہے اور علامہ سیوطی ان ہی کے ساتھ ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"والذی ینشرح لہ الصدر ماذھب الیہ البیہقی وھو ان جمیع السور ترتیبھا ...یفی الا براءۃ والانفال"۔[3]

اور امام بیہقی کے قول سے انکو (یعنی علامہ سیوطی کو) شرح صدر ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ تمام ...توں کی ترتیب توقیفی ہے سوائے سورۃ براءۃ اور انفال کے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ سورتوں کی ترتیب بھی آیات کی طرح توقیفی ہے۔[4] جو حضرات سورتوں کی

۱۔ البرہان نوع ۱۴۔ والاتقان نوع ۱۸

۲۔ محمد عبدالعظیم الزرقانی، مناهل العرفان فی علوم القرآن ص ۳۴۹

۳۔ الاتقان نوع ۱۸۔ ۴۔ دیکھئے اتقان ۱۸، برہان، مناهل العرفان، مباحث فی علوم القرآن مناع القطان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترتیب کو توقیفی مانتے ہیں ان کی ایک طویل فہرست ہے جس میں امام مالک (۱۷۰ھ) قاضی ابو جعفر احمد النحاس (۳۳۹ھ) ابو بکر الانباری (۳۲۸ھ) ابوالقاسم الکرمانی (متوفی بعد ۵۰۰ھ) طیبی (۷۸۱ھ) امام بغوی (۵۱۰ھ) ابراہیم بن الزبیر الغرناطی (۷۰۸ھ) علامہ ابن حزم (۴۵۶ھ) ابن حصار (۶۵۷ھ) مولانا مودودی (۱۹۷۹ء) مولانا حمیدالدین فراہی (۱۳۴۹ھ) ڈاکٹر صبحی صالح اور مولانا اشرف علی تھانوی (۱۳۲۳ھ) کے اسمارِ گرامی خصوصاً قابلِ ذکر ہیں۔ [۱]

ان حضرات نے متعدد قرآنی آیات، بہت سی صحیح احادیث اور بے شمار عقلی و نقلی دلائل پیش کئے ہیں۔

ان کی پہلی دلیل یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام نے حضرت عثمانؓ کے مرتب کردہ مصحف پر اجماع کر لیا اور کسی نے مخالفت نہیں کی اگر وہ ترتیب سور و آیات کے معاملہ کو اجتہاد پر مبنی تصور کرتے تو اپنے ذاتی نسخوں پر قائم رہتے اور حضرت عثمانؓ کے نسخہ سے متفق نہ ہوتے۔ [۲]

اس کے بعد وہ لوگ ان روایتوں کو پیش کرتے ہیں:

ایک روایت وہ ہے جسے امام احمد اور ابو داؤد حضرت اوس بن ابی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں۔

" قال کنت فی الوفد الذین اسلموا من ثقیف فقال لنا رسول اللّٰہ طرأ علی حزب من القرآن فاردت الا اخرج حتی اقضیہ فسالنا اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قلنا کیف تحزبون القرآن؟ قالوا نحزبہ ثلاث سور و خمس سور و سبع سور و تسع سور واحدی عشرۃ سورۃ و ثلاث عشرۃ وحزب المفصل من "ق" حتی نختم۔

---

[۱] اتقان۔ ابن حزم الظاہری بکتاب الفصل فی الملل والاہواء ج ۴ ص ۲۲۱۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی تفہیم القرآن ج ۱ ص ۲۸، مولانا حمیدالدین فراہی تفسیر سورۃ القیامہ مترجم مولانا امین احسن اصلاحی ص ۴۸۔ ۵۲ ڈاکٹر صبحی صالح مباحث فی علوم القرآن ص ۷۱، تفسیر بیان القرآن سورتوں کی شروعات و خاتمہ کے مباحث۔ دیکھئے قرآن میں سورتوں کی ترتیب۔ مولانا شہد رفیق ندوی، سہ ماہی تحقیقات اسلامی جولائی، ستمبر ۱۹۸۸ء

[۲] مناھل العرفان فی علوم القرآن ص ۳۴۷۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مریم، طٰہٰ اور انبیاء ان سورتوں کے متعلق فرمایا کہ یہ عتاق اُولیٰ میں سے ہیں۔

"وفی صحیح البخاری انہ کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیھما فقرأ قل ھو اللہ احد والمعوذتین"۔[۱]

اور صحیح بخاری میں یہ بھی روایت ہے کہ ہر رات جب آپ بستر پر تشریف لاتے اپنی ہتھیلی کو جمع کرتے۔ سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر پھونک لیتے۔

علامہ زرقانی ابن عطیہ کے اس قول کے متعلق رقمطراز ہیں:۔

"وقد ذھب الی ھذا الرأی فطاحل من العلماء ولعلہ امثل الآراء لانہ وردت احادیث تفید ترتیب البعض وخلا البعض الآخر بما یفید التوقیف بل وردت آثار تصرح بان الترتیب فی البعض کان عن اجتہاد کالحدیث المروی عن ابن عباس"۔[۲]

اور اس قول کی طرف علماء کی ایک کثیر جماعت گئی ہے۔ اس لئے کہ بعض حدیثیں ایسی ہیں جو ترتیب پر دلالت کرتی ہیں لیکن اس کے علاوہ حدیثیں ترتیب کا فائدہ نہیں پہونچا رہی ہیں بلکہ چند حدیثیں ایسی ہیں جو اس بات پر وضاحت کرتی ہیں کہ بعض سورتوں کی ترتیب صحابہ کرام کی طرف سے ہوئی ہے جیسے حضرت ابن عباسؓ کی حدیث اس پر دال ہے۔

اسی ضمن میں امام بیہقی کی وہ رائے بھی آجاتی ہے کہ سوائے سورۂ براءۃ اور انفال کے تمام سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے اور علامہ سیوطی ان ہی کے ساتھ ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"والذی ینشرح لہ الصدر ماذھب الیہ البیہقی وھو ان جمیع السور ترتیبھا توقیفی الا براءۃ والانفال"۔[۳]

اور امام بیہقی کے قول سے انکو (یعنی علامہ سیوطی کو) شرح صدر ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ تمام سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے سوائے سورۂ براءۃ اور انفال کے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ سورتوں کی ترتیب بھی آیات کی طرح توقیفی ہے۔[۴] جو حضرات سورتوں کی

---

[۱] البرہان نوع ۱۳۔ و اتقان نوع ۱۸

[۲] محمد عبد العظیم الزرقانی، مناھل العرفان فی علوم القرآن ص ۳۴۹

[۳] الاتقان نوع ۱۸۔ [۴] دیکھئے اتقان ۱۸، برہان، مناھل العرفان، مباحث فی علوم القرآن مناع القطان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترتیب کو توقیفی مانتے ہیں ان کی ایک طویل فہرست ہے جس میں امام مالک (۱۷۸ھ) قاضی ابو جعفر احمد النحاس (۳۳۹ھ) ابو بکر الانباری (۳۲۸ھ) ابوالقاسم الکرمانی (متوفی بعد ۵۰۰ھ) طیبی (۹۸۱ھ) امام بغوی (۵۱۰ھ) ابراہیم بن الزبیر الغرناطی (۷۰۸ھ) علامہ ابن حزم (۴۵۶ھ) ابن حصار (۶۵۷ھ) مولانا مودودی (۱۹۷۹ء) مولانا حمیدالدین فراہی (۱۳۴۹ھ) ڈاکٹر صبحی صالح اور مولانا اشرف علی تھانوی (۱۳۶۲ھ) کے اسمائے گرامی خصوصاً قابل ذکر ہیں۔[1]

ان حضرات نے متعدد قرآنی آیات، بہت سی صحیح احادیث اور بے شمار عقلی و نقلی دلائل پیش کئے ہیں۔

ان کی پہلی دلیل یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام نے حضرت عثمانؓ کے مرتب کردہ مصحف پر اجماع کر لیا اور کسی نے مخالفت نہیں کی اگر وہ ترتیب سور و آیات کے معاملہ کو اجتہاد پر مبنی تصور کرتے تو اپنے ذاتی نسخوں پر قائم رہتے اور حضرت عثمانؓ کے نسخہ سے متفق نہ ہوتے۔[2]

اس کے بعد وہ لوگ ان روایتوں کو پیش کرتے ہیں:

ایک روایت وہ ہے جسے امام احمد اور ابو داؤد حضرت اوس بن ابی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں۔

"قال كنت في الوفد الذين اسلموا من ثقيف فقال لنا رسول الله طرأ علي حزب من القرآن فاردت الا اخرج حتى اقضيه فسألنا اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا كيف تحزبون القرآن؟ قالوا نحزبه ثلاث سور وخمس سور وسبع سور وتسع سور واحدى عشرة سورة وثلاث عشرة وحزب المفصل من "ق" حتى نختم۔

---

[1] اتقان۔ ابن حزم الظاہری۔ کتاب الفصل فی الملل والاہواء ج ۴ ص ۲۲۱۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی تفہیم القرآن ج ۱ ص ۲۵، مولانا حمیدالدین فراہی تفسیر سورۃ القیامہ مترجم مولانا امین احسن اصلاحی ص ۴۸، ۵۲، ڈاکٹر صبحی صالح مباحث فی علوم القرآن ص ۷۱، تفسیر بیان القرآن سورتوں کی شروعات و خاتمہ کے مباحث۔ دیکھئے قرآن میں سورتوں کی ترتیب۔ مولانا اشہد رفیق ندوی سہ ماہی تحقیقات اسلامی جولائی، ستمبر ۱۹۸۸ء

[2] مناہل العرفان فی علوم القرآن ص ۳۴۷۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"وہ کہتے ہیں کہ میں اس وفد میں شریک تھا جو قبیلہ ثقیف سے مسلمان ہوکر آیا تھا۔ جب رسول اللہ کو آنے میں تاخیر ہوگئی تو آپ نے وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں قرآن پڑھنے میں مشغول تھا اس لئے خیال ہوا کہ اس کو پورا کر کے نکلوں۔ پھر ہم اصحاب رسولؐ سے دریافت کیا قرآن پڑھنے میں آپ لوگوں کا کیا معمول ہے۔ انہوں نے کہا پہلے دن تین سورتیں، پھر پانچ، پھر نو، پھر تیرہ اور آخر میں حزب مفصل کی تمام سورتیں یعنی سورہ ق سے خاتم قرآن تک۔

قالوا فهذا يدل على ان ترتيب السور على ما هو فی المصحف الان كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم [1]

تو محققین کا خیال ہے کہ یہ حدیث اس بات پر دال ہے کہ موجودہ سورتوں کی ترتیب رسول اللہؐ کے زمانے میں ہو چکی تھی۔

ابن اشتہ نے "مصاحف" میں ابن وہب عن سلیمان بن بلال کے طریق سے ایک روایت نقل کی ہے۔

" قال سمعت ربيعة يسال، لم قدمت البقرة وآل عمران وقد انزل قبلهما بضع وثمانون سورة بمكة وانما انزلت بالمدينة؟ فقال قدمنا والف القرآن على علم ممن الف به الى ان قال فهذا مما ينتهى اليه ولا يسال عنه [2]

وہ کہتے ہیں میں نے ربیعہ کو سوال کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے سورۂ بقرہ اور آل عمران کو کیوں مقدم رکھا حالانکہ ان دونوں سے پہلے اسّی سے زائد سورتیں مکہ میں نازل ہو چکی ہیں اور یہ دونوں سورتیں مدینہ میں، تو انہوں نے کہا یہ سب رسول اللہ کی موجودگی میں ہوا ہے اور اس کے متعلق سوال نہیں کیا جا سکتا۔

مشہور روایت ہے کہ قرآن مجید کا جو حصہ نازل ہو چکا ہوتا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان المبارک میں حضرت جبرئیلؑ کے ساتھ اس کا دورہ کرتے تھے، آخری بار رمضان میں آپ نے دو بار دورہ فرمایا۔ بخاری کی روایت ہے۔

---

[1] بحوالہ سابق [2] ایضاً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"عن عائشة عن فاطمة اسرالی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل یعارضنی بالقرآن کل سنة وانه عارضنی العام مرتین ولا اراه الا حضر اجلی"[1]

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے راز کے طور پر یہ بات بتائی کہ حضرت جبریل ہر سال میرے ساتھ قرآن کا دورہ کرتے تھے لیکن اس سال انھوں نے میری معیت میں دو بار دورہ کیا ہے۔ غالباً میری موت کا وقت قریب آگیا ہے۔

واثلہ بن اصقع کی روایت ہے۔

"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اعطیت مکان التوراة السبع الطوال و اعطیت مکان الزبور المئین واعطیت مکان الانجیل المثانی و فضلت المفصل"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے توراۃ کی جگہ سبع طوال، زبور کی جگہ مئین اور انجیل کی جگہ مثانی دیا گیا اور مفصل سے مجھے فضیلت دی گئی۔

قاضی ابو جعفر نی تحریر فرماتے ہیں۔

"المختار ان تالیف السور علی هذا الترتیب من رسول اللہ واثلة اعطیت مکان التوراة السبع الطوال قال فهذا الحدیث یدل علی ان تالیف القرآن ماخوذ عن النبی وانه من ذالک الوقت وانما جمع فی المصحف علی شیٔ واحد لانه قد جاء هذا الحدیث بلفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی تالیف القرآن قال مما یدل علی ان ترتیبها توقیفی ما اخرجه احمد و ابو داؤد عن اوس بن ابی اوس حذیفة الثقفی"[2]

صحیح بات یہی ہے کہ سورتوں کی یہی ترتیب رسولؐ کی دی ہوئی ہے جیسا کہ حدیث واثلہ سے معلوم ہوتا ہے جس سے یہ واضح ہے کہ قرآن کی ترتیب آنحضرتؐ سے معلوم ہوئی تھی اور وہ اسی وقت کی ہے اور اس وقت کا قرآن اسی ترتیب پر ہے اس لئے کہ یہ حدیث ترتیب قرآن کے متعلق خود آنحضرتؐ کے بارے میں ہے ابو جعفر مزید یہ بھی فرماتے ہیں کہ ترتیب توقیفی ہونے پر اوس بن ابی اوس کی روایت بھی دلالت کرتی ہے۔

ابوبکر بن انباری بیان کرتے ہیں:

---

[1] صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب کان جبریل یعرض القرآن [2] اتقان نوع ۱۸۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"انزل اللہ القرآن کلہ الی سماء الدنیا ثم فرق فی بضع وعشرین فکانت السورة تنزل لامر یحدث والایة جواب لمستخبر ویقف جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی موضع السورة والایة فاتساق السور کاتساق الایات والحروف کلہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمن قدم سورة او اخرھا فقد افسد نظم الایات" ؎۱

اللہ تعالیٰ نے پورا قرآن سماء دنیا پر نازل فرما دیا پھر بیس سال سے کچھ زیادہ میں اس کو بانٹ دیا۔ چنانچہ سورہ کسی پیش آمدہ واقعے کے لئے اور آیت سائل کے سوال کے جواب میں اترتی تھی، تو جبریل آنحضورؐ کو آیت اور سورہ کی جگہ بتا دیتے تھے۔ اس لئے سورتوں کی ترتیب بھی آیتوں اور حروفوں کی ترتیب کے مثل ہے اور یہ تمام رسول اللہؐ کی ترتیب کردہ ہے اگر کوئی شخص کسی سورہ کو مقدم یا مؤخر کر دے تو وہ نظم قرآن کو بگاڑ دے گا۔

ابو القاسم کرمانی ارشاد فرماتے ہیں:

"ترتیب السور ھکذا ھو عند اللہ فی اللوح المحفوظ علی ھذا الترتیب وعلیہ کان صلی اللہ علیہ وسلم یعرض علی جبریل کل سنة ما کان یجتمع عندہ منہ وعرضہ علیہ فی السنة التی توفی فیھا مرتین وکان آخر الایات نزولا واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ فامرہ جبرئیل ان یضعھا بین آیتی الربا والدین" ؎۲

سورتوں کی ترتیب اسی طرح اللہ کے ہاں لوح محفوظ میں ہے اور اسی ترتیب کے مطابق آنحضرتؐ ہر سال جبریل سے جمع شدہ قرآن کا دورہ کرتے تھے۔ سال وفات میں دوبار حضرت جبریل کے ساتھ دورہ ہوا۔

امام طیبی فرماتے ہیں:

"انزل القرآن اولا جملة واحدة من اللوح المحفوظ الی السماء الدنیا ثم نزل مفرقا علی المصالح ثم اثبت فی المصاحف علی التالیف والنظم المثبت فی اللوح المحفوظ" ؎۳

قرآن مجید پہلے مجموعی طور پر لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل ہوا پھر ضرورت کے مطابق

؎۱ برہان نوع ۱۳۔ ؎۲ اتقان نوع ۱۸۔ ؎۳ بحوالہ سابق

© rasailojaraid.com